تصریحات

حکومت سے مذاکرات کے موقع پر جمعیت العلمائے پاکستان کے صدر شاہ احمد نورانی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ "حکومت سے جمعیت کے مذاکرات پانچ نکاتی متفقہ ایجنڈا پر ہوں گے"۔ ــــ ایک اخبار نویس نے کہا کہ "وفد بھی پانچ رکنی ہے" تو مولانا نورانی نے حسبِ روایت حاضر دماغی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ:

"یہ سب پنجتن پاک کی برکت ہے ــــ پنجتن پاک کے صدقے یہ مذاکرات ضرور کامیاب ہوں گے!" (روزنامہ جنگ ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

ارشادِ خداوندی ہے:

"وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ـــ الآیۃ"

(الکہف: ۲۳ - ۲۴)

"اور (اے نبیؐ) آپ کسی کام کے بارے میں یوں نہ کہا کیجئے کہ میں اس کو کل کردوں گا۔ مگر خدا کے چاہنے کو ملا کر کہا کیجئے!"

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (اور آپؐ کے ذریعے آپؐ کی پوری امت کو بھی) یہ تعلیم دی ہے کہ جب آپ کسی کام کا ارادہ کریں تو اپنے اس عزم کو "ان شاء اللہ" کہہ کر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے سپرد کردیں۔ تاکہ اللہ کی توحید کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کی مشیت اور مدد کا انکار بھی ہو۔

قرآن مجید کتابِ ہدیٰ ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے ہی میں ہماری نجات کا راز مضمر اور اسی طرح ان تعلیمات سے اعراض ہماری آخرت کی تباہی اور بربادی کا موجب بھی ہے۔ لیکن اس کتاب سے جو سلوک آج کل ہو رہا ہے، اس کا ایک شاہکار آپ مندرجہ بالا سطور میں ملاحظہ فرما چکے! ــــ یہ کسی عامی اور جاہل شخص کے الفاظ نہیں، بلکہ جمعیت العلمائے پاکستان

کے صدر کے "ارشاداتِ عالیہ" ہیں ـــــ اور آپ یہ بھی یقین رکھئے کہ اگر ہماری ان سطور کی رسائی ان حضرت تک ہو جائے تو وہ اس کا جواب لکھنا اپنا اوّلین فریضہ خیال فرمائیں گے۔ یعنی بجائے اس کے کہ شرک ایسی لعنت پر لعنت بھیج دی جائے اور توحید ایسی نعمت سے اپنی جھولیاں بھر لی جائیں، ان "علمائے کرام" کو توحید سے تہی دامنی اور شرک سے وابستگی پر اصرار بھی ہے اور فخر بھی! ـــــ جب علماء کا یہ حال ہے تو عوام بیچارے کیا کچھ نہ کر گزریں گے؟ ـــــ یہ وہی شرک تو ہے جس کے بارے میں اسی کتاب ہدیٰ میں یوں ارشاد ہوا:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ!" (النساء: ۴۸)

کہ "اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ (گناہ) جسے چاہیں معاف فرما دیں، لیکن شرک کبھی معاف نہیں فرمائیں گے!"

لہٰذا یہ بات سوچنے کی ہے کہ غیر اللہ کی مشیت [illegible] ان سے استمداد اگر خسارۂ آخرت کا موجب ہے تو اس بناء پر ہمارے دنیوی [illegible] میں صلاح و خیر کی توقع کیونکر رکھی جا سکتی ہے!

ـــــ یہی وجہ ہے کہ "پنجتن [illegible]" کے [illegible] جمعیت العلمائے پاکستان کے صدرِ مملکت سے یہ مذاکرات اس قدر ناکام [illegible] ہوئے کہ چند ہی روز بعد اخبارات میں نورانی میاں ہی کا یہ بیان بھی ہمیں پڑھنے کو ملا کہ "حکومت سے مذاکرات کے دوسرے راؤنڈ کا کوئی امکان نہیں ـــــ حکومت اقتدار کی پرامن منتقلی میں مخلص نہیں!"

(روزنامہ جنگ ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

ـــــ "اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ!" (قٓ: ۳۷)

اس سلسلہ کا دوسرا اہم پہلو یہ بھی ہے کہ "پنجتن پاک" کا یہ نعرہ اُن دشمنانِ صحابہ کا ایجاد کردہ ہے، جن کو شیطان نے یہ پٹی پڑھائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد چند ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ کر باقی تمام معاذ اللہ اپنے دین سے پھر گئے تھے ـــــ جبکہ اہلِ سنّت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ایمان معیار کا درجہ رکھتا ہے ـــــ ارشادِ ربّانی ہے:

"فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ"
(البقرۃ : ۱۳۷)

کہ" (اے اصحابِ رسول ﷺ) اگر یہ کفار اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے، تو یقیناً یہ راہ یاب ہوں گے، لیکن اگر انہوں نے اعراض کیا تو بے شک یہ خلافِ حق پر ہیں، پھر اللہ ان سے نپٹ لے گا بے شک وہ سننے والا جاننے والا ہے"!

یہ وہی اصحابِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، جن کو صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعتِ رضوان کے بعد بارگاہِ ربانی سے" لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ " کا خطاب ملا۔

ارشادِ ربانی ہے:

"لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ـــــ الآیۃ"! (الفتح : ۱۸)

"بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہو گیا، جب وہ اے نبی ﷺ، آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا"!

یعنی اللہ تعالیٰ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی رضامندی سے نوازا تھا درآنحالیکہ وہ علام الغیوب ان کے دلوں کی اندرونی کیفیات سے واقف بھی تھا۔ پھر ان کے ارتداد کا کوئی سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے؟ ـــــ اور سیرۃ النبی ﷺ کے مطابق ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد چودہ سو تھی، جبکہ حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر ان اصحابِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعداد کم و بیش ڈیڑھ لاکھ تھی ـــــ پھر اعداءِ صحابہ کی طرح اہلِ سنت کہلانے والوں کو بھی صرف پنجتن ہی کے پاک ہونے پر اصرار کیوں ہے؟

پنجتن میں جن ہستیوں کو شمار کیا جاتا ہے، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما! چنانچہ اس فہرست میں دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ کیا خلیفۃ الرسول ﷺ، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المومنین حضرت عثمانِ غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا نام نامی بھی شامل ہے؟ ——— اگر نہیں تو کیا اہل سنّت (نہیں بلکہ نورانی میاں) معاذ اللہ ان کو پاک تسلیم کرنے سے انکاری ہیں؟ ——— پھر ان حضرات سے آپ کی محبت کے وہ بلند بانگ دعوے کیا ہوئے؟ ——— اور اگر وہ ان کو بھی پاک تسلیم کرتے ہیں تو پھر اس نعرۂ پنجتن کو بلند کر کے وہ کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں؟ ——— کیا اعداءِ صحابہ کی یہ تقلید ان کو مہنگی نہیں پڑے گی؟ ——— آخر اہل سنت، اہلِ تشیع سے کس بنیاد پر اپنے آپ کو ممتاز ثابت کر کے "اہلِ سنّت والجماعت" کہلاتے ہیں؟ ——— خصوصاً جبکہ ہر دو کے اجتماعات سے "نعرۂ حیدری ——— یا علیؑ" بلند ہوتے سنائی دیتے ہیں، اور ان نعروں کو ان "علماء" حضرات ہی نے زبان زد عوام بنایا ہے ——— خدارا، اللہ کے دین کو یوں مذاق تو نہ بناڈالو، ناموسِ صحابہؓ سے یوں تو نہ کھیلو ——— آخر کل روزِ جزا کو تمہیں خدا کے حضور پیش ہونا ہے، جہاں تمہارا سابقہ ان پاکستانی عوام سے نہیں، جن کے دین و ایمان شب و روز تمہارا تختۂ مشق ہیں، بلکہ اس خدائے جبّار و قہّار سے پڑنے والا ہے جو تمہاری ایک ایک حرکت سے واقف ہے ——— کیا تم اس کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو؟ ——— للہ، عوام الناس کے علاوہ خود اپنے آپ پر بھی رحم کرو ——— اے جمعیت علمائے پاکستان، کیا تم ہماری اس آواز پر توجہ دینے، کان دھرنے کے لیے تیار ہو کر؛

"حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا!"

"اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ ہو، اپنا محاسبہ خود کر لو!"

——— اور اگر خدانخواستہ نہیں، تو یہ سوچ لو کہ کل کا پچھتاوا بے سود ثابت ہوگا!

——— وما علینا الا البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد کیلانی)